22060327

IB DIPLOMA PROGRAMME
PROGRAMME DU DIPLÔME DU BI
PROGRAMA DEL DIPLOMA DEL BI

URDU A1 – STANDARD LEVEL – PAPER 1
OURDOU A1 – NIVEAU MOYEN – ÉPREUVE 1
URDU A1 – NIVEL MEDIO – PRUEBA 1

Monday 22 May 2006 (morning)
Lundi 22 mai 2006 (matin)
Lunes 22 de mayo de 2006 (mañana)

1 hour 30 minutes / 1 heure 30 minutes / 1 hora 30 minutos

INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

- Do not open this examination paper until instructed to do so.
- Write a commentary on one passage only. It is not compulsory for you to respond directly to the guiding questions provided. However, you may use them if you wish.

INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

- N'ouvrez pas cette épreuve avant d'y être autorisé(e).
- Rédigez un commentaire sur un seul des passages. Le commentaire ne doit pas nécessairement répondre aux questions d'orientation fournies. Vous pouvez toutefois les utiliser si vous le désirez.

INSTRUCCIONES PARA LOS ALUMNOS

- No abra esta prueba hasta que se lo autoricen.
- Escriba un comentario sobre un solo fragmento. No es obligatorio responder directamente a las preguntas que se ofrecen a modo de guía. Sin embargo, puede usarlas si lo desea.

ذیل میں دو اقتباسات دیے جا رہے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک اقتباس کی تشریح کیجیے۔ یہ ضروری نہیں کہ دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کیے جائیں ــــ لیکن آپ چاہیں تو جواب تحریر کر سکتے ہیں۔

(۱)

مشاعروں کی روایت عرب سے ایران ہوتی ہوئی ہندوستان پہنچی۔ اس کو جتنی ترقی اور شہرت یہاں نصیب ہوئی شاید خود عرب و ایران میں نہ ہوئی ہو۔ آج کل مشاعروں کا جو رنگ عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے اس سے اکثر یہ بات دل میں آتی ہے کہ جس طرح شعر گوئی اور شعر خوانی عرب کے میلے اور بازاروں سے شروع ہو کر ایران اور ہندوستان کے سلاطین اور امرا کے درباروں تک پہنچی اس طرح وہ اب درباروں سے نکل کر بازاروں میں پہنچ گئی ہے۔

شاعری میں استادی شاگردی اور مذہب و اخلاق میں مرشد و مرید یا گُرو اور چیلے کا رشتہ کہیں اور نہیں تو ایشائی ممالک میں اتنا قوی اور محترم مانا گیا ہے کہ اس کو کبھی کبھی خون کے رشتے سے زیادہ وقعت دی گئی ہے۔ اس طرح کے رشتے یا ادارے زمانۂ جہالت کے یادگار ہوں یا دورِ اجتہاد و انقلاب کے، اس سے بحث نہیں۔ عرض صرف یہ کرنا ہے کہ ذوقِ شعر و ادب کی سیرابی اور صحت مندی کے لیے شاگردی، استادی اور اعمال و افکار کے سنوارنے سدھارنے کے لیے مرشد اور مرید یا گُرو اور چیلے کا جو رشتہ یا ادارہ مشرق میں مدت الایام سے چلا آ رہا ہے وہ اپنے گوناگوں فوائد کے اعتبار سے بہت اہم اور قابلِ قدر مانا گیا ہے اور جنوبی ایشیائی تمدن میں اس رشتے اور رابطے کا ایک خاص مقام ہے۔ آج کل نوجوانوں میں جو عام ذہنی انتشار ملتا ہے اس کے جہاں اور بہت سے اسباب ہیں وہاں ممکن ہے ایک یہ بھی ہو کہ استاد شاگرد یا مرشد اور مرید کا "قریبی" رشتہ جو مدتوں سے موثر چلا آتا تھا اس کی طرف سے ہم نے اپنی توجہ ہٹا لی ہے۔

شاعری میں استادی شاگردی کا رشتہ آج بھی قائم ہے لیکن یہ محض ظاہری ہے۔ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ اب نوجوان شاعر نہ صرف یہ کہ استاد کی ضرورت نہیں تسلیم کرتے بلکہ فطری صلاحیت ہونے کی حیثیت بھی گوارا نہیں کرتے۔ پہلے مستند ادارے، دربار یا شعر و ادب کے اکابر محفلِ مشاعرہ منعقد کرتے تھے، جہاں مشاعرے کے بڑے کڑے آداب برتے جاتے تھے۔ اب اکثر مشاعرے دولت مند تاجر یا ٹھیکیداروں کی طرف سے منعقد ہوتے ہیں یا کسی سیاسی یا نیم سیاسی مقصد کے پیش نظر اس طرح کے جلسے کیے جاتے ہیں جن کا مقصد شعر و ادب کی اتنی خدمت نہیں ہوتا جتنا اپنے کاروبار کا اشتہار۔ اس طرح کے جلسوں میں جس طرح کی بدعنوانیاں دیکھنے میں آتی ہیں وہ تقریب کے بانیوں اور شاعروں میں سے کسی کے لیے قابلِ فخر نہیں کہی جا سکتیں۔ چناں چہ آج سے ۲۰۔۲۵ سال پہلے مشاعرے کا جو اصلاحی و تہذیبی اثر ہمارے شعر و ادب نیز ہمارے معاشرے پر پڑتا تھا وہ تقریباً مفقود ہو گیا ہے۔

ــــ "آشفتہ بیانی میری" از رشید احمد صدیقی

مشاعروں کے کردار کے بارے میں اس اقتباس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے، اس پر اپنی رائے دیجئے۔

آپ اس اقتباس میں ایک شاعر اور اس کے شاگردوں کے درمیان تعلقات کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

مصنف نے اس اقتباس میں فرق اور اختلاف کو جس طرح بیان کیا ہے، اس پر آپ کا کیا خیال ہے؟

مصنف نے جس طریقے سے اپنے خیالات کو بیان کیا ہے، اس آپ اپنی رائے دیجئے۔

(۲)

سمندر اور انسان

قلزم بیکراں ! تیرا پھیلاؤ
زندگی کے شعور کا غمّاز

تیری مُوجوں کا پُرسکون بہاؤ
زندگی کے سُرور کا غمّاز

تیرے طوفان کا اُتار، چڑھاؤ
زندگی کے غرور کا غمّاز

سوچتا ہوں کہ تیری فطرت سے
میری فطرت ہے کتنی ہم آہنگ

تیری دنیا ہے کیسی بے پایاں
میری دنیا ہے کیسی رنگا رنگ

تو ہے کتنا وسیع اور محدود
میں ہوں کتنا وسیع کتنا تنگ

میرے ماتھے پہ کتبۂ تقدیر
تیری موجیں ترے لیئے زنجیر

_____حمایت علی شاعر

اس نظم میں شاعر نے کس بنیادی خیال کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔؟

اس نظم کے اندازِ بیان اور زبان کی خصوصیات پر روشنی ڈالیے؟

شاعر نے اس نظم میں جس طرح انسان اور سمندر کے درمیان تقابل کیا ہے اس پر آپ اپنے تاثرات بیان کیجئے۔

اس نظم میں آپ کو کیا خوبی نظر آتی ہے؟ کیا آپ اسے خیال اور پیش کش کے لحاظ سے ایک عمدہ نظم کہہ سکتے ہیں؟